سوال

ایک انسان پر دو غسل واجب ہیں، مثلاً جنابت اور جمعہ کا غسل، تو کیا اس کو دو غسل کرنا ہوں گے یا ایک ہی غسل سے کام چل جائے گا؟ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر انسان جنبی ہو، وہ جمعہ کے روز فجر صادق کے (نماز فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد) بعد غسل جنابت کی نیت سے غسل کرے تو اسے یہ جمعہ کے غسل کے لیے کافی ہو جائے گا، لیکن اگر وہ دونوں (غسل جنابت اور جمعہ کا غسل) کی نیت کرے گا تو اسے دوہرا اجر ملے گا۔

اگر صرف جمعہ کے غسل کی نیت کرے گا تو یہ غسل جنابت کے لیے کافی نہیں ہوگا؛ کیونکہ جمعہ کا غسل بغیر کسی حدث کے مستحب اور افضل ہے، اور غسل جنابت حدث کی بنا پر واجب ہوا ہے، اس لیے حدث کو ختم کرنے کی نیت کرنا ضروری ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى (صحيح البخاري، بدء الوحي: 1، صحيح مسلم، الإمارة: 1907)

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملے گا۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی	فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد	فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بن محمد بلال